Urdu (اردو)

جماعت کیسے اور کیوں قائم کرنا ضروری ہے؟

جماعت کیسے اور کیوں قائم کرنا ضروری ہے؟

خُداوند عیسیٰ المسیح کے ہر پیروکار کو کسی جماعت کا حصہ ہونا چاہیے۔ جماعت سے میرا مطلب خُداوند عیسیٰ المسیح کے پیروکاروں کا وہ گروہ ہے جو ہفتے میں کم از کم ایک بار اکٹھا ہو کر دعا کرتے ہیں، کتابِ مقدس کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، عبادت کرتے ہیں اور عشائے ربانی میں شریک ہوتے ہیں۔ جماعتوں کو کبھی کبھی کلیسیا بھی کہا جاتا ہے۔

انجیلِ شریف میں عام طور پر جماعت کی قیادت ایک یا ایک سے زیادہ بزرگوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے، جنہیں کبھی کبھی پاسٹر بھی کہا جاتا ہے۔ عام طور پر یہی بزرگ جماعت کی رہنمائی کرتے ہیں اور کلام خدا کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن جماعت کا ہر ایمان والا شخص اس ذمہ داری میں شریک ہے کہ وہ جائے اور شاگرد بنائے۔

اکثر جب کوئی نئی جماعت شروع ہوتی ہے، تو اس میں کوئی ایسا بزرگ موجود نہیں ہوتا جو جماعت کی قیادت کے لیے تربیت یافتہ یعنی جو قیادت کو سیکھا ہوا ہو۔

فکر نہ کیجئے، یہ ایک معمول کی بات ہے۔ نئی جماعتیں اکثر کچھ وقت تک بغیر تربیت یافتہ رہنما کے اکٹھی ہوتی ہیں، لیکن وقت کے ساتھ یہ عام بات ہے کہ ایک یا ایک سے زیادہ بزرگ جماعت کے لیے تیار کیے جائیں۔

آج ہم انجیلِ شریف میں بیان کی گئی پہلی جماعت کے بارے میں سیکھیں گے۔ جب خُداوند عیسیٰ المسیح صلیب پر قربان ہوئے، دفن کیے گئے اور پھر مردوں میں سے جی اٹھے، تو انجیلِ شریف ہمیں بتاتی ہے کہ وہ چالیس دن تک اپنے قریبی شاگردوں سے ملتے رہے اور انہیں خُدا کی بادشاہی کے بارے میں تعلیم دیتے رہے۔ انہوں نے انہیں یہ حکم دیا: ”لیکن تمہیں روحُ القدس کی قوت ملے گی جو تم پر نازل ہو گا۔ پھر تم یروشلم، پورے یہودیہ اور سامریہ بلکہ دنیا کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے۔“ (اعمال 1:8)

اس کے بعد خُداوند عیسیٰ المسیح پھر سے آسمان پر چلے گئے۔ پھر انہوں نے اپنے قریبی شاگردوں پر روحُ القدس کی قدرت نازل کی، جن میں ایک شخص رسول پطرس (رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ جب روحُ القدس رسول پطرس (رضی اللہ عنہ) پر نازل ہوا، تو انہیں بہت سے لوگوں کے سامنے خُداوند عیسیٰ المسیح کا پیغام بیان کرنے کا موقع ملا۔ اس کے نتیجے میں تین ہزار افراد نے بپتسمہ یعنی پاک غسل لیا اور پہلی جماعت کی بنیاد پڑی۔

اب انجیلِ شریف میں رسولوں کے اعمال 2:37-47 سے، وہ واقعہ بیان کیا گیا ہے جو کچھ اس طرح ہے...

37 پطرس کی یہ باتیں سن کر لوگوں کے دل چھد گئے۔ انہوں نے پطرس اور باقی رسولوں سے پوچھا، ”بھائیو، پھر ہم کیا کریں؟“

38 پطرس نے جواب دیا، ”آپ میں سے ہر ایک توبہ کر کے عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لے تاکہ آپ کے گناہ معاف کر دیے جائیں۔ پھر آپ کو روحُ القدس کی نعمت مل جائے گی۔

39 کیونکہ یہ دینے کا وعدہ آپ سے اور آپ کے بچوں سے کیا گیا ہے، بلکہ ان سے بھی جو دور کے ہیں، ان سب سے جنہیں رب ہمارا خُدا اپنے پاس بلائے گا۔“

40 پطرس نے مزید بہت سی باتوں سے انہیں نصیحت کی اور سمجھایا کہ ”اس ٹیڑھی نسل سے نکل کر نجات پائیں۔“

www.taleemulkalam.org

41 جنہوں نے پطرس کی بات قبول کی ان کا بپتسمہ ہوا۔ یوں اس دن جماعت میں تقریباً 3,000 افراد کا اضافہ ہوا۔

42 یہ ایماندار رسولوں سے تعلیم پانے، رفاقت رکھنے اور رفاقتی کھانوں اور دعاؤں میں شریک ہوتے رہے۔

43 سب پر خوف چھا گیا اور رسولوں کی طرف سے بہت سے معجزے اور الٰہی نشان دکھائے گئے۔

44 جو بھی ایمان لاتے تھے وہ ایک جگہ جمع ہوتے تھے۔ ان کی ہر چیز مشترکہ ہوتی تھی۔

45 اپنی ملکیت اور مال فروخت کر کے انہوں نے ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا۔

46 روزانہ وہ یکدلی سے بیت المقدس میں جمع ہوتے رہے۔ ساتھ ساتھ وہ مسیح کی یاد میں اپنے گھروں میں روٹی توڑتے، بڑی خوشی اور سادگی سے رفاقتی کھانا کھاتے۔

47 اور اللہ کی تمجید کرتے رہے۔ اس وقت وہ تمام لوگوں کے منظورِ نظر تھے۔ اور خُداوند روز بروز جماعت میں نجات یافتہ لوگوں کا اضافہ کرتا رہا۔

اگر ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ انجیلِ شریف جماعت کے بارے میں کیا تعلیم دیتی ہے، تو بہتر ہے کہ ہم پہلی جماعت کے واقعہ کو پڑھیں اور سمجھیں۔ آیئے، اس حصے سے جماعت کے پانچ پہلوؤں پر غور کریں۔

پہلا، ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت کا حصہ بننے کے لیے لوگوں کو توبہ کرنا، ایمان لانا اور بپتسمہ یعنی پاک غسل لینا ضروری تھا۔ حقیقت میں، جماعت ان بپتسمہ یافتہ پیروکاروں کا گروہ ہے جنہوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہو کہ وہ باقاعدہ اخلاص یعنی سچے من کے ساتھ جمع ہوں گے، آپس میں رفاقت رکھیں گے اور مل کر خُدا کی خدمت کریں گے۔ اگر آپ نے خُداوند عیسیٰ المسیح کی پیروی کا فیصلہ کیا ہے، تو آپ کو کسی جماعت کا حصہ ہونا چاہیے۔

دوسرا، جماعت کی روزمرہ کے فرائض وہی ہیں جو مسیح کے آٹھ احکام ہیں، جن کا ہم پہلے مطالعہ کر چکے ہیں۔ جماعت کو چاہیے کہ وہ یہ تمام کام مل کر کرے اور ایک دوسرے کی مدد کرے تاکہ سب خُداوند عیسیٰ المسیح کی پیروی میں مضبوط رہیں۔

پہلا حکم ہے توبہ کرنا اور ایمان لانا۔
دوسرا حکم ہے بپتسمہ لینا یعنی پاک غسل لینا۔

ہم یہ دونوں احکام آیت 38 میں دیکھتے ہیں، جہاں رسول پطرس (رضی اللہ عنہ) نے حکم دیا: ''آپ میں سے ہر ایک توبہ کر کے عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لے تاکہ آپ کے گناہ معاف کر دیے جائیں۔ پھر آپ کو روح القدس کی نعمت مل جائے گی۔''

تیسرا حکم ہے دعا کرنا۔ ہم پڑھتے ہیں کہ یہ پہلی جماعت مل کر دعا کرنے میں مشغول رہتی تھی۔

چوتھا حکم ہے کتابِ مقدس کا مطالعہ۔ اس حصے میں ہم دیکھتے ہیں کہ نئے ایمان والے رسولوں کی تعلیم سے جڑے رہے۔

پانچواں حکم ہے جاؤ اور شاگرد بناؤ۔ یہ واقعہ اس بات پر ختم ہوتا ہے کہ خُدا ہر روز نجات پانے والوں کو جماعت میں شامل کرتا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے لوگ ایمانداری سے دوسروں کو خُداوند عیسیٰ المسیح کا پیغام سنا رہے تھے۔

چھٹا حکم ہے دوسروں سے محبت کرنا۔ پہلی جماعت آپس میں رفاقت رکھتی تھی اور اپنی ملکیت یعنی مال و دولت بیچ کر ضرورت مندوں میں تقسیم کرتی تھی، تاکہ ان میں کوئی محتاج نہ رہے۔ اسی طرح آج بھی جماعت کے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ دوسرے لوگوں کی مدد کرے۔

www.taleemulkalam.org

ساتواں حکم ہے عشائے ربانی لینا۔اس واقعہ میں دو مرتبہ ''روٹی توڑنے'' کا ذکر آتا ہے۔روٹی توڑنے سے مراد یہ ہے کہ پہلی جماعت باقاعدہ مل کر عشائے ربانی میں شریک ہوتی تھی۔

آٹھواں حکم ہے دینا۔اس حصے میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایمانداروں نے اپنی ملکیت یعنی مال و دولت تک بیچ دی اور بڑی فراخدلی سے دوسروں کی ضرورتیں پوری کیں۔ جماعت کے لوگ جماعت کے لیے دل کھول کر دیتے ہیں۔

اس طرح،جماعت ان ایمانداروں کا گروہ ہے جو مل کر آٹھوں احکام پر عمل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں تاکہ سب خُداوند عیسیٰ المسیح کی پیروی میں قائم رہیں۔

اس حصے میں جماعت کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ جماعت کسی بھی وقت جمع ہو سکتی ہے۔یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت روزانہ ملتی تھی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت منگل کے دن،جمعہ کے دن یا اتوار کے دن بھی مل سکتی ہے۔کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔جماعت کو چاہیے کہ وہ کم از کم ہفتے میں ایک مرتبہ عبادت،دعا،کتابِ مقدس کے مطالعہ اور آپسی حوصلہ افزائی کے لیے جمع ہو۔

چوتھا پہلو یہ ہے کہ جماعت کسی بھی جگہ جمع ہو سکتی ہے۔اس حصے میں جماعت گھروں میں بھی جمع ہوتی تھی اور بیت المقدس میں بھی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کسی خاص عمارت میں بھی عبادت کر سکتی ہے، لیکن اکثر جماعتیں گھروں میں ہی ملتی ہیں۔جماعت کے طور پر یہ طے کریں کہ آپ باقاعدہ کہاں جمع ہو سکتے ہیں۔

پانچواں پہلو یہ ہے کہ جماعت خُدا کے جلال کے لیے اس کی عبادت کرتی ہے۔اس حصے میں خُدا کی حمد کرنے سے مراد عبادت کے گیت گانا ہے۔یہ بالکل معمول کی بات ہے کہ جماعت اکٹھی ہو کر قادرِ مطلق کی ثنا میں گیت گائے۔

میری دعا ہے کہ خُدا آپ کو بھی ایسی ہی جماعت کا حصہ بننے کا موقع دے، جیسی جماعت کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔اگر آپ کے پاس کوئی جماعت موجود نہیں ہے، تو اپنے دوستوں اور خاندان والوں کے ساتھ خُداوند عیسیٰ المسیح کا پیغام بتائیں۔ممکن ہے کہ آپ مل کر ایک نئی جماعت شروع کر سکیں۔

www.taleemulkalam.org

ہم سے جڑنے کے لیے نیچے دیے گئے آئیکونز پر کلک کریں۔